خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ ۱۷-فروری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 40 | ہفتہ 27 رمضان -1416ھ، 17 تبلیغ 1375ہش، 17 - فروری 1996ء

تقویٰ کی راہ اختیار کریں

تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو (دینی احکام) کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر (دینی احکام) کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکام دینیہ) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرلے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج پالیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 444)

حضرت السید حلمی الشافعی انتقال فرما گئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جنازہ کو کندھا دیا اور جنازہ پڑھایا)

لندن: 14 فروری 1996ء۔ احباب جماعت کو بے حد دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ حضرت السید حلمی الشافعی جو نہایت مخلص اور فدائی عرب احمدی تھے مورخہ 12 فروری کو لندن میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ حضرت حلمی الشافعی عربوں کے لیے جاری شدہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام لقاء مع العرب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کا عربی زبان میں رواں ترجمہ کرنے کی بناء پر دنیا بھر کے احمدیوں اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے کروڑوں ناظرین میں جانے پہچانے جاتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر مورخہ 14 فروری کو درس کلام الٰہی کے اختتام پر حضرت حلمی الشافعی کی دردناک وفات کا اعلان فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ احباب کو یہ خبر مل چکی ہوگی کہ محترم حلمی الشافعی کا وصال ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام لقاء مع العرب کے حوالے سے آپ کا خاص ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ ترجمے کے میدان میں ایک نیا باب تھے۔ ان کے ترجمے کا مجھے اتنا مزا آتا تھا کہ اور کسی کے ساتھ اتنا مزا نہیں آتا۔ وہ میرے رونے سے رو پڑتے تھے اور میرے ہنسنے سے ہنس پڑتے تھے۔ جس مزاج سے میں بات کرتا تھا اسی مزاج سے وہ ترجمہ کرتے تھے۔ ان کے چہرے کے انداز الفاظ کے طرز کلام سے مکمل ہم آہنگی رکھتے تھے۔ ان کی محبت اور شرافت ایسی تھی کہ ان کی اپنی ہی شان تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ غالباً اپنے بچے کی شادی کے سلسلے میں مصر گئے تھے۔ جہاں ان پر دل کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹر ان کو سفر کی اجازت نہ دیتے تھے مگر انہوں نے اصرار کیا کہ میں نے لندن ضرور جانا ہے۔ ان کا شدید اصرار دیکھ کر ہی غالباً ڈاکٹروں نے ان کو سفر کی اجازت دی۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا ہے کہ وہ مصر میں لقاء مع العرب کا پروگرام دیکھ کر روتے تھے کہ میں اس میں حضرت صاحب کے ساتھ موجود نہیں ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا حلمی الشافعی صاحب کو خدمت دین سے عشق تھا۔ تراجم کے میدان میں وہ صف اول کے انصار اللہ میں سے تھے۔ انہوں نے 30 سال پہلے مصر کے احمدی مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے ذریعے دو سال کی بحث کے بعد احمدیت قبول کی تھی۔ اسی وجہ سے ان کو مصطفیٰ ثابت صاحب سے غیر معمولی محبت تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ مصطفیٰ ثابت بھی لندن آکر خدمت دین کا کام کریں۔ مگر مصطفیٰ ثابت صاحب کی صحت زیادہ بوجھ والا کام برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا ہے کہ مصر میں قیام کے دوران مسلسل یہی ذکر کرتے رہے کہ میں جلد از جلد واپس جاؤں۔ یہ لندن آئے تو میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ آپ اسلام آباد میں رہیں میں وہاں آکر آپ سے ملوں گا۔ لیکن شاید میرا پیغام پوری طرح پہنچا نہیں یا انہوں نے یہ سمجھا کہ محض ان کی دلداری کی خاطر ایسا کہہ رہا ہوں۔ چنانچہ وہ شوق ملاقات میں بیت الفضل آئے۔ جہاں پرائیویٹ سیکرٹری نے بتایا کہ ابھی فوری ملاقات نہیں ہو سکتی۔ وہیں دفتر میں ان کو دل کا دورہ پڑا۔ اور وہ موقع پر ہی گزر گئے۔ ان کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا لیکن کچھ نہ ہو سکا۔

حضرت صاحب نے گلوگیر آواز میں فرمایا کہ مجھے اس بات کا صدمہ ہے کہ ان سے میری ملاقات بھی نہ ہو سکی۔ مجھے کسی ملاقاتی نے بتایا کہ

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ہمبڑیال ضلع سیالکوٹ بہت بیمار ہیں اور ناروے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امتہ المتین مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب (وفات یافتہ) مربی سلسلہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے بھائی مکرم عابد حسین جرمنی حال دارالعلوم ربوہ حافظ آباد سے ربوہ آ رہے تھے کہ کار کے حادثہ میں میرے بھائی جان ان کی فیملی، بہن بہنوئی اور بھانجی سب کو چوٹیں آئیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ان سب کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

اسی حادثہ میں خاکسارہ کی بھابھی جان بشریٰ بیگم زوجہ ثانی عابد حسین جس کی عمر 30 سال ہے زیادہ شدید چوٹ آنے سے وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

تقریب شادی

○ محترمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ تحریر فرماتی ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیز ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب ابن پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب کی شادی بہمراہ عزیزہ امتہ الولی فوزیہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق احمد صاحب آف نائیجیریا مورخہ 27 نومبر 1995ء کو انجام پائی۔ عزیزم کا نکاح حضرت صاحب نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ انگلستان 1993ء کے موقع پر پڑھا تھا۔ بارات ربوہ سے لاہور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی قیادت میں مکرم حبیب الرحمان صاحب درد کے گھر واقع ڈیفنس پہنچی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

17- تبلیغ 1375 ھش — 17 - فروری 1996ء

حقوق اللہ -- حقوق العباد

عام طور پر ہم اپنے حقوق کا ذکر کرتے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی تگ و دو کی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات بہت کم ذہن میں آتی ہے کہ حقوق دوسروں کے بھی ہیں اور حقیقی طور پر حقوق دوسروں کے ہی ہیں جس طرح کہا جاتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ سے ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا ہوں۔ جو وہ کہتا ہے وہ کریں۔ اس کی عبادت کریں۔ کوئی ایسی بات ہم سے سرزد نہ ہو جو اس کی رضاء کی حامل نہ ہو۔ حقوق العباد میں ہمیں یہ بات دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اردگرد بلکہ یوں کہئے کہ ساری انسانیت کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ کیا کچھ ہمیں کرنا چاہئے۔ اور کیا جو کچھ ہمیں کرنا چاہئے۔ وہ کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ حقوق العباد سے مطلب یہ ہے کہ ہم نے دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا ہے یعنی ہم پر حق یہ ہے کہ ہم دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں تو یقیناً یہ دنیا جنت نظیر بن جائے گی۔ اب ہوتا یہ ہے کہ ہم اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی سعی کرتے ہیں۔ اور اس تگ و دو میں لڑنا جھگڑنا پڑے تو اس سے بھی گریز نہیں کرتے اور بڑی بلند آواز سے کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے۔ اگر ہمیں یہ عادت پڑ جائے کہ ہم اپنے حق کی طرف دیکھنے کی بجائے بلند آواز سے کہنے لگیں کہ یہ فلاں شخص کا حق ہے یہ دوسروں کا حق ہے۔ یہ بات ہمارے لئے کرنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ دوسروں کا حق ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو دنیا میں تمام لین دین کے جھگڑے، معاملات کے جھگڑے، سیاست اور ریاست کے جھگڑے، ختم ہو جائیں۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں اور ہوتا اس لئے نہیں کہ ہم اپنے حقوق کی طرف دیکھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حقوق العباد میں جو لفظ عباد ہے اس میں ہم بھی شامل ہیں لیکن دوسرے لوگ پہلے شامل ہیں اور ہم بعد میں۔ اگر ہم اپنے ہی حق کے لئے لڑتے رہیں اور ہر شخص اپنے ہی حق کے لئے لڑتا رہے تو یقیناً کھینچا تانی شروع ہو جائے گی اور یہ کھینچا تانی بڑھتے بڑھتے لڑائی جھگڑے تک پہنچ سکتی ہے لیکن اگر ہم دوسروں کے حقوق دینے کی طرف مائل ہوں اور ہمیشہ کوشش کریں کہ ہم سے کوئی ایسی بات نہ ہو۔ کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جائے کہ دوسروں کے حقوق مارے جائیں تو ہمارا ماحول نہایت خوش گوار ہو جائے۔ ہمارا معاشرہ زندگی کی بہترین تصویر پیش کرنے لگے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بھی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد میں حقوق اللہ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ عباد ہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آل کہا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم کسی کے اپنے حقوق تو ادا کریں اور اس کی آل کے حقوق ادا نہ کریں اور وہ ہم سے خوش رہے۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ گویا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ ان کو الگ الگ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر الگ الگ ان پر نظر ڈالی جائے تو یہ دونوں آپس میں ملتے جلتے نظر آتے ہیں۔ انسانوں کی خدمت کرو خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ اس کی بھی "خدمت" کی گئی ہے۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی، میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ حالانکہ بذات خود خدا تو کبھی بیمار نہیں ہوتا۔ خدا تو کبھی بھوکا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے بندے بیمار ہوتے ہیں اس کے بندے بھوکے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کی بیماری میں عیادت، ان کو کھانا کھلانا گویا کہ خدا تعالیٰ ہی کو کھانا کھلانا، اور اس کی عیادت ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں خدا تعالیٰ ہی کا حق ادا کرنے والی بات ہے۔ پس یہ دونوں حقوق اگرچہ بظاہر الگ الگ نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں۔ ایک دوسرے سے اس طرح ملے جلے ہوئے ہیں کہ ان میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسانوں کو ناراض کیا جائے اور خدا تعالیٰ کو خوش کر دیا جائے اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کو تو خوش کرنا چاہے اور انسانوں کی پرواہ نہ کرے۔

سو پہلی بات تو یہ یاد رکھنے والی ہے کہ جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ ان دونوں کو سامنے رکھا جائے اور سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ یہ دونوں ایک ہی قسم کے حقوق ہیں۔ ایک دوسرے سے ملے جلے۔ ایک دوسرے سے منسلک۔ ایک کے حقوق ادا کرنے سے دوسرے کے حقوق ادا کرنے لازم آتے ہیں اور دوسرے کے حقوق ادا کرنے سے پہلے کے حقوق لازم آتے ہیں گویا کہ خدا کے حقوق ادا کئے جائیں تو انسانوں کے حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ اور انسانوں کے حقوق ادا کئے جائیں تو خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہو جاتے ہیں۔

پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

O

مر کے انسان پھر اَمر ہو گا
واقفِ حسن مستتر ہو گا

جاگ اٹھیں گے خواب سے اک دن
ایک ہنگامۂ سحر ہو گا

آئے گا وہ بھی دن، کہ میرے جنوں!
تیرا عرفان معتبر ہو گا

کون کہتا ہے وہ نہ مانیں گے
ان کا در ہو گا، میرا سر ہو گا

ابتدا ہے نہ انتہا معلوم
ہم سا بھی کوئی بے خبر ہو گا

سر بزانو کہیں جو بیٹھا ہے
دیکھنا میرا چارہ گر ہو گا

ہم نے جنت ابھی نہیں دیکھی
کیا وہاں بھی یہ کر نہ کر ہو گا

وہ تو آئے، ہمیں رہے خاموش
ہم سا بھی کوئی بے ہنر ہو گا

جاؤ ناؔہید اپنے گھر میں رہو
نامہ بر ان کا در بدر ہو گا

عبدالمنان ناؔہید

شائد تمہاری یاد کسی کو سکون دے
آئے۔ نہ آئے۔ مجھ کو تو رکھتی ہے بیقرار
میرا جنوں خرد سے بھی آگے نکل گیا
میری خرد نے میرے جنوں پر کیا ہے وار

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کوئی کاتب اور وثیقہ نویس نہ ملے تو اس کا قائم مقام رہن باقبضہ ہے۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنی کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس بطور رہن رکھوا دو۔ تاکہ اسے اپنے روپیہ کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دین حق قرض کے معاملے میں کتنی احتیاط اور دور اندیشی سے کام لینے کی ہدایت دیتا ہے اور کس طرح قدم قدم پر صاحب ایمان کے اموال اور ان کے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اگر ان قواعد کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص قرض کا انکار کر دے اور اس طرح دوسرے کو مالی لحاظ سے اور اسے خود ایمانی لحاظ سے ناقابل تلافی نقصان پہنچے۔ دین حق اس قسم کے خدشات کا علاج یہ بتاتا ہے کہ قرض کے معاملے کو اول ایک باقاعدہ معاہدے کے ذریعے ضبط تحریر میں لاؤ۔ جس پر گواہوں کی گواہی بھی ثبت ہو۔ بدوں اگر باقاعدہ تحریر کا کوئی انتظام نہ ہو سکے جیسا کہ سفر کی حالت ہے تو رہن باقبضہ کی صورت میں قرض دے دو۔ یوں تو حضر میں بھی رہن رکھنا جائز ہے کہ خود رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ قرض لیا اور اپنی زرہ رہن رکھ دی۔ لیکن سفر کا خصوصیت سے اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں کوئی اور انتظام نہ ہونے کی دقت موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد وصیت کرتے ہوئے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے متعلق مطمئن ہو اور اسے بلا رہن روپیہ دے دے تو وہ شخص جسے روپیہ دیا گیا ہے اور جسے امین جانا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ دوسرے کے مطالبہ پر روپیہ بلا حجت واپس کر دے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اس جگہ قرض کو امانت قرار دیا گیا ہے۔ جس میں یہ حکمت ہے کہ دنیا میں عام طور پر امانت کی ادائیگی ضروری سمجھی جاتی ہے لیکن قرض کی ادائیگی میں ناواجب تساہل اور غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے۔ کیا صرف اس وجہ سے کہ اس کے استعمال کی تم کو اجازت دی جاتی ہے۔ اور تم پر احسان کیا جاتا ہے تم اس کی ادائیگی میں سستی کرتے ہو۔ آخر امانت ایسی حالت میں رکھوائی جاتی ہے جب کہ امین کو ضرورت نہیں ہوتی اور قرض اس وقت دیا جاتا ہے جب کہ اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے پر دوسرے کا احسان ہوتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ وقت پر خندہ پیشانی سے قرض ادا کر دے۔

ضمنی طور پر یہاں ہر قسم کی امانتوں کی حفاظت اور ان کی بروقت واپسی کا بھی ایک اہم سبق ملتا ہے۔ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ تمدنی معاملات کی ایک اہم شاخ دوسرے کے پاس امانت رکھوانا بھی ہے۔ پس نہ صرف قرض کے معاملات میں بلکہ امانت کے معاملہ میں بھی تمہیں تقویٰ اللہ سے کام لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ امانت لینے والا آئے اور تم واپسی میں پس و پیش کرنے لگ جاؤ۔

پھر ایک اور نصیحت کرتا ہے فرماتا ہے تم آپس کے لین دین کے معاملات میں ہمیشہ سچی بات کہا کرو۔ اور کبھی کسی گواہی کو چھپانے کی کوشش نہ کرو۔ ورنہ تمہارا دل گناہ گار ہو جائے گا۔ اور جب دل گندہ ہو گیا تو تم میں نور ایمان کہاں باقی رہے گا۔ یہاں صرف گواہوں کی تخصیص نہیں کی گئی۔ بلکہ وہ تمام افراد جو کسی معاملہ میں شریک ہوں ان سب کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تم میں سے ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا تو الگ رہا سچی گواہی کو بھی چھپانے کی کوشش کرے ورنہ تم دنیوی فائدہ تو ممکن ہے حاصل کر لو لیکن تم سے نیکیوں کی توفیق چھین لی جائے گی اور تمہارا دل سیاہ ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب - ایم اے

صلح حدیبیہ اور اسکے عظیم الشان نتائج

صلح حدیبیہ ہی کے سلسلے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں:۔

ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ صحابہؓ کی ایک پارٹی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ چشمہ کا پانی ختم ہو کر خشک ہو گیا ہے اور اب انسان اور جانور سخت تکلیف میں ہیں۔ اس کے لئے کیا کیا جائے۔ آپ نے ایک تیر لیا اور حکم دیا کہ اس تیر کو خشک شدہ چشمہ کی طرف میں نصب کر دیا جائے اور آپ خود چشمہ کے کنارے پر تشریف لا کر بیٹھ گئے اور تھوڑا سا پانی لے کر اسے اپنے منہ میں ڈالا اور پھر خدا سے دعا کرتے ہوئے یہ پانی اپنے منہ میں سے چشمہ کے اندر انڈیل دیا۔ اور صحابہؓ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر انتظار کرو۔ چنانچہ ابھی زیادہ وقت نہیں گزار تھا کہ چشمہ کے اندر اتنا پانی بھر آیا کہ سب نے اپنی اپنی ضرورت کے لئے استعمال کیا۔ اور پانی کی تکلیف جاتی رہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مزید فضل یہ فرمایا کہ اسی رات یا اس کے قریب بارش بھی ہو گئی۔ چنانچہ جب صبح کی نماز کے لئے آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میدان پانی سے تر بتر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے مسکراتے ہوئے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس بارش کے موقعہ پر ہمارے خدا نے کیا ارشاد فرمایا۔

صحابہؓ نے حسب عادت عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے بعض نے تو یہ صبح حقیقی ایمان کی حالت میں کی ہے مگر بعض کفر کی حالت میں پڑ کر ڈگمگا گئے۔ کیونکہ جس بندے نے تو یہ کہا کہ ہم پر خدا کے فضل و رحم سے بارش ہوئی ہے وہ تو ایمان کی حقیقت پر قائم رہا مگر جس نے یوں کہا کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارے کے اثر کے ماتحت ہوئی ہے وہ بے شک چاند سورج کا تو مومن ہو گیا لیکن خدا کا اس نے کفر کیا۔ اس ارشاد سے جو توحید کی دولت سے معمور ہے آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو یہ سبق دیا کہ بے شک سلسلہ اسباب و علل کے ماتحت خدا نے اس کارخانہ کو چلانے کے لئے مختلف قسم کے اسباب مقرر فرما رکھے ہیں۔ اور بارشوں وغیرہ کے معاملہ میں اجرام سماوی کے اثر سے انکار نہیں۔ مگر حقیقی توحید یہ ہے کہ باوجود درمیانی اسباب کے انسان کی نظر اس وراء الوریٰ ہستی کی طرف سے غافل نہ ہو جو سب اسباب کی پیدا کرنے والی اور اس کارخانہ عالم کی علت العلل ہے اور جس کے بغیر یہ ظاہری اسباب ایک مردہ کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے......... ہم بتا چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر اس وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا جب صحابہؓ اس جگہ ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بدیل بن ورقہ نامی جو ـــ علاقے میں آباد تھا۔ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کے لئے آیا اور اس نے آپؐ سے عرض کیا کہ مکہ کے رؤساء جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپؐ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے۔ اور میں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتے کے لئے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ اگر میں ان کے مقابلہ میں آ کر مٹ گیا تو قصہ ختم ہوا۔ لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی رد کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر میں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستے میں قربان ہو جائے۔ اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔ بدیل بن ورقہ پر آپ کی اس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے کچھ مہلت دیں کہ میں مکہ میں جا کر آپ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں۔ آپؐ نے اجازت دی۔ اور وہ اپنے قبیلہ کے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب بدیل بن ورقہ مکہ میں پہنچا تو اس نے قریش کو جمع کر کے ان سے کہا میں اس شخص (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ)۔ عرب کا دستور تھا کہ ایسے موقعہ پر جب ایک معروف شخص کے متعلق گفتگو کرنی ہو تو نام لینے کی بجائے یہ شخص یا اس شخص وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ کے پاس سے آ رہا ہوں اور میرے سامنے اس نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا ذکر کروں۔ اس پر قریش کے جوشیلے اور غیر ذمہ دار لوگ کہنے لگے ہم اس شخص کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں مگر اہل الرائے اور ثقہ لوگوں نے کہا ہاں۔ ہاں۔ جو تجویز بھی ہے وہ ہمیں بتاؤ۔ چنانچہ بدیل نے آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تجویز کا اعادہ کیا۔ اس پر ایک شخص عروہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت با اثر رئیس تھا اور اس وقت مکہ میں موجود تھا کھڑا ہو گیا۔ اور قدیم عربی انداز میں قریش سے کہنے لگا "اے لوگو کیا میں تمہارے باپ کی جگہ نہیں ہوں انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر اس نے کہا کہ کیا آپ لوگ میرے بیٹوں کی طرح نہیں ہیں انہوں نے کہا۔ ہاں۔ تو عروہ نے کہا کہ کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بے اعتمادی ہے۔ قریش نے کہا ہرگز نہیں۔ اس نے پھر کہا کہ میری یہ رائے ہے کہ اس شخص محمد ﷺ نے آپ کے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس تجویز کو قبول کر لیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے محمد ﷺ کے پاس جا کر مزید گفتگو کروں۔ قریش نے کہا بے شک آپ جائیں اور گفتگو کریں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

انسان کے اندر بہت سے گناہ ایسی قسم کے ہیں کہ وہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے۔ جوں جوں معرفت بڑھتی جاتی ہے انسان گناہوں سے واقف ہوتا جاتا ہے بعض صغائر ایسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ان کو نہیں دیکھتا لیکن معرفت کی خوردبین ان کو دکھا دیتی ہے۔

غرض اول گناہ کا علم عطا ہوتا ہے پھر وہ خدا (جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا) فرمایا ہے اس کو عرفان بخشتا ہے۔ تب وہ بندہ خدا کے خوف میں ترقی کرتا ہے اور اس پاکیزگی کو پالیتا ہے جو اس کی پیدائش کا مقصود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی- ریویو آف ریلیجنز فروری 1973ء

حضرت مولوی شیر علی صاحب

حضرت مولوی شیر علی صاحب ضلع سرگودھا کے ایک چھوٹے سے گاؤں ادرحمہ میں 24 نومبر 1875ء کو پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ضلع سرگودھا کی جٹ برادری کے رانجھا خاندان سے تھا۔ آپ کے والد محترم مولوی نظام الدین ایک بڑے زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باصلاحیت آدمی تھے جو اپنے علم شرافت دین حق کی صحیح سپرٹ کے حامل ہونے کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ گوہر بی بی صاحبہ حافظ کلام الٰہی تھیں وہ اپنی عبادات باقاعدگی سے ادا کرتیں اور دینی معلومات سے آراستہ تھیں۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے اپنے تین میں سے دو بیٹوں عبدالعلی اور شیر علی کو علم حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ روانہ کیا۔ جو ادرحمہ سے 20 میل دور تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے یہاں پر 1895ء میں انٹرنس کا امتحان امتیاز سے پاس کیا۔ عبدالعلی کو مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ بھیجا گیا جبکہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ایف سی کالج لاہور میں داخلہ لیا جہاں سے انہوں نے 1899ء میں گریجوایشن کی۔ انہوں نے کالج میں اپنی صلاحیت کی دھاک بٹھا دی۔ خصوصاً ان کی انگریزی میں اعلیٰ صلاحیتوں کو ان کے پروفیسروں کی توجہ نے اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔

ابھی وہ انٹرنس کے امتحان کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ انہوں نے احمدیت کا علم اپنے چچاؤں مولوی شیر محمد اور مولوی فضل دین کے ذریعے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے بھیرہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کے ذریعے احمدیت کی پاکیزہ تعلیم سے آگاہی حاصل کی۔ کالج لائف کے دوران وہ 1897ء میں قادیان آئے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے بابرکت ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

تعلیم کے دوران حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صحت اچھی نہ تھی۔ خطرہ تھا کہ ان کو ٹی بی نہ ہو جائے لیکن حضرت مولوی نور الدین صاحب کے محتاط علاج کی وجہ سے' جو ایک ماہر طبیب تھے۔ ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعائیں حاصل رہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان کو نصیحت کی کہ دودھ کثرت سے پیئیں۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں ان کا وزن بھی بڑھ گیا اور صحت وطاقت بھی حاصل ہو گئی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے 1899ء میں سکول کا چارج سنبھالا اور اس کے بعد جب یہ سکول ہائی کے درجے تک ترقی کر گیا تب بھی 1905ء میں آپ ہی نے اس کا چارج سنبھالا۔ 1910ء میں مولوی صاحب کو ریویو آف ریلیجنز کا مینجنگ ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ آپ نے بڑی قابلیت کے ساتھ کئی سال اس کی ادارت کا فریضہ ادا کیا۔

1930ء کی دہائی میں آپ نے بطور مینجر ٹی آئی ہائی سکول کام کیا۔ آخر کار آپ کے سپرد کلام الٰہی کے انگریزی ترجمہ کی سعادت عظمیٰ ہوئی جس کو آپ نے بڑی مہارت کے ساتھ اپنی زندگی کے آخر تک انجام دیا۔ اس ضمن میں انہوں نے نے بھی عبادت قبل از فجر قضا نہیں کی۔ اپنے شاگردوں انگلش سکالرز سے نظر ثانی کروا سکیں۔ اس کام میں آپ کی معاونت درج ذیل بزرگان سلسلہ نے کی۔ (1) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (2) حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب ایم۔ اے (3) حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ حضرت ملک صاحب آپ کے اس عظیم کام میں آپ کے قریبی اور مستقل ساتھی رہے۔

حضرت مولوی صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی رفیق تھے۔ وہ اپنی عادات میں بے حد سادہ مزاج شخص تھے۔ آپ کا لباس بھی بے حد سادہ ہوتا۔ عموماً وہ اپنی تمام عبادات بیت الذکر میں ادا کرتے۔ انہوں انگلینڈ کا دورہ کیا تاکہ اپنے ترجمہ کلام الٰہی پر مشہور عزیزوں اور احباب سے بے حد محبت کا سلوک کرتے۔ 1924ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان کو قادیان میں امیر مقامی مقرر فرمایا۔ اس وقت حضرت صاحب ویمبلے کانفرنس لندن میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی ذمہ داریاں اپنے روحانی آقا کی تسلی اور اطمینان کے مطابق انجام دیں۔ آپ نے جب خطبات جمعہ دینے شروع کئے تو ابتداء میں ان میں روانی کی کسی قدر کمی دیکھنے میں آتی تھی لیکن بعد ازاں انہوں نے اپنی اس کمزوری پر قابو پا لیا اور پورے زور کے ساتھ اپنا مدعا بیان کرنے کے قابل ہو گئے۔

اگر کسی نے فرشتہ کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھنا ہو تو وہ حضرت مولوی صاحب کو دیکھ لے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے ایک رؤیا میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جس کا نام شیر علی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ ایک ایسے انسان تھے جو بالکل بے نفس تھے۔ اور دنیا میں رہتے ہوئے پورے طور پر اللہ کی رضا کی راہوں پر قدم مارتے تھے۔

ان کی وفات 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی اے کی وفات کے فوراً بعد ہوئی۔ حضرت صوفی صاحب ماریشس میں مربی سلسلہ رہے تھے۔ دونوں کے جسد خاکی اکٹھے ربوہ لائے گئے اور 1951ء میں قطعہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

(ریویو آف ریلیجنز فروری 1973ص 9 تا 11)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ بتاریخ 12۔ جنوری 1996ء میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی گئی۔

"جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین کا یہ اجلاس حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی وفات پر اپنے دلی رنج والم اور گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت چوہدری صاحب تقسیم ملک کے بعد شیخوپورہ میں آباد ہوئے۔ اسی عرصہ میں آپ ضلع شیخوپورہ کے امیر مقرر ہوئے اور تادم واپسیں قریباً پچاس سال امیر ضلع رہے۔

امیر ضلع کے علاوہ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیماری کے دوران قائم کئے گئے نگران بورڈ کے رکن کے طور پر اور مجلس تحریک جدید کے رکن نیز مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے خصوصی رکن کے طور پر بھی خدمات بجالانے کا موقع ملا۔

حضرت چوہدری صاحب ایک فدائی اور انتہائی مخلص احمدی تھے۔ اور مالی قربانی میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب کے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ساتھ قریبی اور ذاتی مراسم تھے۔ اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بھی ایسا ہی تعلق تھا۔ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے دورۂ یورپ و افریقہ میں ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ اس دورہ کے دوران سپین کی بیت بشارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخی تقریب میں شامل ہوئے بعد ازاں افتتاح کے موقع پر بھی شمولیت فرمائی۔

دعوت الی اللہ کی لگن اور تڑپ حضرت چوہدری صاحب کا طرہ امتیاز تھا آپ اپنے علاقہ کے بڑے زمیندار تھے۔ لیکن عجز وانکساری اور سادگی آپ کی طبیعت کا لازمی حصہ تھے۔

ہم حضرت چوہدری صاحب کی وفات پر آپ کے صاحبزادے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور آپ کی صاحبزادی محترمہ نسیم انور صاحبہ اور جملہ عزیز و اقارب کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدائے بزرگ و برتر کے حضور صدق دل سے دعا گو ہیں۔ کہ وہ ذات بابرکات حضرت چوہدری صاحب کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے۔ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ اور پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں جملہ اراکین

جماعت احمدیہ اسلام آباد

قصہ پارینہ

ایک خط

مسٹر ڈبلیو۔ ایس۔ کارلاک ایڈیٹر دی ٹروتھ ان ایکشن سروس۔ امریکہ نے لکھا۔

ڈیر سر اور دوست۔ لیگوس

زیر دستخطی ایڈیٹر ٹروتھ ان ایکشن سروس جس کا پتہ (خط کے) اوپر دیا گیا ہے کو آپ کے اخبار دی ٹروتھ جو لیگوس میں چھپتا ہے کے 12۔ اگست 1955ء کا شمارہ ملا ہم آپ کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم اس بات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ آپ ہمیں یہ اخبار بھیجیں۔ جس میں خبروں اور نائیجریا کے دارالحکومت کی ترقی کی سکیموں سے تعلق ہے۔ آپ کا خط اپنے مذہب میں یقین پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہمارا خط ہمارے اپنے مذہب پر یعنی عیسائیت۔ لیکن ہم سب سے پہلے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ ساری نسل یعنی بنی نوع انسان ایک ہیں۔ اور یہ ایک خاندان کی طرح ہیں۔ ہم خاص طور پر آپ کے پرچے میں بعض مضامین کی وجہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس میں جو باتیں آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی صورت میں پیش کرتے ہیں اور تعدد ازدواج پر آپ کا اداریہ اور اسلامی ممالک کی خبریں۔ یہ سب باتیں ہماری دلچسپی کا باعث ہیں۔ ایک الگ پیکٹ میں ہم آپ کو اپنا شائع کردہ لٹریچر بھیج رہے ہیں۔ ہماری تنظیم اب 80ویں سال میں داخل ہو رہی ہے۔ ہم ہمیشہ سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو محبت اور سچائی کی تعلیم دی جائے۔ ہمارا بہت بڑا خواب یہ ہے کہ ہم ساری دنیا کے تمام لوگوں کو جن میں تمام مذاہب شامل ہوں یہ بتا سکیں اور سمجھا سکیں کہ بنی نوع انسان ایک ہیں کہ ہمارا حقیقی رشتہ بھائی چارے کا ہے اور اسے فروغ دیا جانا چاہئے۔ حتیٰ کہ یہ تمام اس کرہ ارض پر تمام قوموں کو اکٹھا کر دے اور بنی نوع انسان سب کے سب امن میں رہیں اور ان کی ضروریات پوری ہوں۔ یہ امن کی فضا سنہری اصولوں پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کو ہمارا خیال آیا اور مہربانی کر کے آئندہ بھی ہمیں لکھتے رہئے۔ ہم ہیں آپ سے اظہار محبت اور دادو تحسین کے ساتھ۔

ڈبلیو ایس۔ کارلاک

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء الرحمان طاہر

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

میرے والد محترم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کو جب بلاد عربیہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجوانے کا فیصلہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔ تو جانے سے قبل آپ کو بلا کر یہ تجویز پیش کی کہ آپ چونکہ عنقریب بلاد عربیہ جانے والے ہیں وہاں آپ کا نام عربوں کے لئے اچنبہ نہ ہو آپ اگر اپنے نام "اللہ دتا" کو تبدیل کر کے اس کے ہم معنی کوئی اور نام رکھ لیں تو بہت بہتر ہو گا مثلاً عطاء اللہ چونکہ لفظی تبدیلی ہے معنے تو وہی رہتے ہیں۔ اس پر والد صاحب نے حضرت صاحب سے کچھ سوچنے کی مہلت طلب کی جو حضرت صاحب نے بخوشی منظور فرمالی اور سوچنے کے لئے موقع دے دیا۔ حضرت ابا جان نے یہ سارا واقعہ مجھے خود سنایا تھا کہ مجھے اپنے ماں باپ کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل کرنے میں ہچکچاہٹ تھی مگر حضرت صاحب کا حکم بھی ٹالنا ناممکن تھا اس لئے سوچنے کی مہلت لے کر واپس اپنے گھر کو چل پڑا۔ اور سارا راستہ دعا کرتا ہوا آیا کہ مولیٰ کریم کوئی ایسی راہ نکال دے کہ دونوں باتیں رہ جائیں کہ نام بھی تبدیل نہ کرنا پڑے اور حضرت صاحب کے حکم کی احسن طور پر تعمیل کر سکوں۔ کہتے تھے کہ راستہ بھر بہت دعا کی کہ میرے مالک میری مشکل آسان کر دے بتاتے تھے کہ جب میں گھر پہنچا تو سامنے تجھے کھیلتا ہوا دیکھا اور فوراً ذہن میں آیا کہ میرے بیٹے کا نام عطاء الرحمٰن ہے میں کیوں نہ اپنی کنیت (جس کا عرب ممالک میں عام رواج ہے) عطاء الرحمٰن کی نسبت سے ابو العطاء رکھ لوں اس پر ذہن سے ایک بوجھ اتر گیا اور اگلے روز میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے جا کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے بخوشی اسے منظور فرمالیا اس کے بعد آپ نے بلاد عربیہ جانے سے قبل 1931ء میں یہ کنیت رکھ لی تھی۔

شروع شروع میں آپ نے اپنی ربڑ کی مہریں جو بنوائی تھیں جو کہ میں نے بھی دیکھی تھیں وہ "ابو العطاء اللہ دتا جالندھری" کی تھیں پھر آہستہ آہستہ کنیت ابو العطاء اتنی عام ہو گئی کہ اب نئی پود شاید آپ کا اصل نام اللہ دتا سے نا آشنا ہو چکی ہے وہ تو اب صرف ابو العطاء کے نام سے ہی واقف ہے کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے تبحر عالم تھے اور صف اول کے مجاہد تھے جنہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ کے موقع پر خالد احمدیت کے لقب سے نوازا تھا۔

بلاد عربیہ میں ساڑھے پانچ سال دعوت الی اللہ ادا کرنے کے بعد جب اپنے وطن واپس آئے تو آپ اپنی کنیت ابو العطاء سے پہچانے جانے لگے۔ میرے چھوٹے بھائیوں کی پیدائش آپ کے بلاد عربیہ سے واپس آنے کے بعد ہوئی۔ ان کے ناموں میں شروع میں عطاء..... ابو العطاء کنیت کی وجہ سے رکھا گیا ہے میرے چھوٹے بھائیوں کے نام عطاء الکریم شاہد۔ عطاء الرحیم حامد اور عطاء المجیب راشد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء کرتا رہے آمین۔

مولانا محمد صدیق شاہد

نیکوں کی معیت

مولانا محمد صدیق شاہد جب سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کر رہے تھے تو آپ کا ایک مضمون "اچھی صحبت تلاش کیجئے" کے عنوان سے اخبار ٹروتھ کے 17 فروری 1956ء کے شمارے میں شائع ہوا آپ نے اس مضمون میں کہا کہ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ انسان ویسا ہی بننا چاہتا ہے جیسا وہ کسی اچھے آدمی کو دیکھتا ہے۔ پس اچھا چلن بنانے کے لئے اپنے کردار کو اچھا بنانے کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ بہترین انسان کی تلاش کر کے اس کی معیت اختیار کرے۔ یہ ایک بنیادی نفسیاتی نکتہ ہے کہ انسان کا ماحول ایک ایسا عنصر ہے جو اس کے کردار پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اور اس کی عادات کو بہتر بنانے میں کام آتا ہے۔ یہ ماحول اس میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بات ظاہر وباہر ہے کہ سب سے موثر بات یہ ہے کہ ماحول کا سب سے بڑا عنصر انسان بذات خود ہے۔ اسی لئے یہ ممکن ہے کہ ایک اچھے کردار کا مالک اپنے اچھے کردار سے نچلے درجے پر آجائے جب ایسے لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں جن کا اپنا کردار زیادہ اچھا نہیں ہے اور اس کے بالمقابل یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ جن کا کردار زیادہ اچھا نہیں ہے جب وہ کسی بہتر معاشرے میں یا بہتر ماحول میں چلے جائیں تو ان کا کردار زیادہ بہترین بن سکتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی شخص کے کردار کے متعلق تم جاننا چاہتے ہو تو اس کے دوستوں کا پتہ کرو کہ وہ کون ہیں اور کیسے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ بری صحبت ایک آگ کے شرارے کی طرح ہے جو جلا دیتا ہے۔ اگر اس سے احتیاط نہ کی جائے تو کپڑوں کو آگ لگنے کا ڈر ہوتا ہے کلام الٰہی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ اور نیک لوگوں کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ایسے لوگ جو ہمیشہ ایسی صحبت سے پرہیز کرتے ہیں جس کے غیر اخلاقی طور طریقے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے متعلق زیادہ خیال رکھتے تھے کہ آپ کے ماننے والوں کا ماحول کیسا ہے۔ جب شراب کی ممانعت کی گئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ برتن جن میں شراب ذخیرہ کی جاتی تھی یا جن میں شراب پی جاتی تھی ایسے برتن استعمال نہ کئے جائیں اور ایسے لوگوں کی صحبت چھوڑ دی جائے جو شراب پیتے ہیں۔ یہ بات ان کے ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے فرمائی گئی تھی۔ ان چند سطور سے یہ بات ظاہر وباہر ہے کہ انسان کا کردار اپنے ان لوگوں سے رنگ پکڑتا ہے جن کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔

شوقِ سفر

منزل سفر نہیں ہے سفر کی ہے انتہا
اے میرے ہم سفر
مجھے اتنا تو تُو بتا
تجھ کو کمالِ ذوقِ سفر کا ہے کچھ پتا
چلنا ہے تیرا کام
ہنگامِ صبح ہو کہ وہ ہو ملگجی سی شام
ہر وقت سر پر دھوپ کی چادر رہے تنی
یا پیڑ پیڑ دیتا ہو چھاؤں گھنی گھنی
راہوں میں سنگ میل نظر آئیں گے تجھے
شائد کوئی خیال بھی بہکائیں گے تجھے
واماندگی بھی راہ کی دیوار ہی تو ہے
اقرار بھی بصورتِ انکار ہی تو ہے
منزل کو اپنی آنکھ سے اوجھل نہ کر، مگر
اے میرے ہمسفر
مجھے اتنا تو تُو بتا
چلنا ہے شرط چلتے رہیں گے تمام وقت
سہنا پڑے گا جو بھی سہیں گے تمام وقت
ذوقِ سفر کا ہے یہ تقاضا کہ رات دن
میلوں کو سنگ میلوں کی تعداد سے نہ گن
گھنگھور ہو گھٹائیں کہ کانٹے ہوں راہ میں
ہم کو تو چلتے جانا ہے چلنے کی چاہ میں
منزل کو پیچھے چھوڑ کے
ناطہ ہر ایک ٹھہری ہوئی شے سے توڑ کے
اپنے سفر پہ رہنا ہے ہم کو رواں دواں
رستے کی طرح اپنا سفر بھی ہے بے کراں
دیکھی ہے آسماں پہ کبھی تو نے کہکشاں
کتنی حسین، کتنی دل آویز راہ ہے
منزل نہیں، مجھے تو سفر ہی کی چاہ ہے

نسیم سیفی

> خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

علم کی روانی

شیخ نصیر الدین احمد نے علم کی روانی (Fluency of knowledge) کے متعلق اخبار ٹروتھ کے تین اگست 1956ء کے شمارے میں لکھا کہ ہم متحرک دل اور ساکن علم کو بہتے ہوئے پانی اور ٹھہرے ہوئے پانی سے ان کی افادیت کے سلسلے میں تشبیہہ دے سکتے ہیں۔ ہم ٹھہرے ہوئے پانی سے کوئی میکانیکی فائدہ اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لے جانے کے لئے۔ اس میں بہاؤ نہ پیدا کیا جائے۔ اسی طرح کسی شخص کا علم کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ اسے ایک شخص سے دوسرے شخص تک نہ پہنچایا جائے تاکہ وہ عملی طور پر فائدہ پہنچا سکے لیکن ایک رنگ میں ہمیں پانی کے بہاؤ اور علم کے بہاؤ میں ایک فرق بھی نظر آتا ہے۔ جب پانی کا کوئی حصہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے تو یہ اپنی پہلی جگہ کو بالکل چھوڑ دیتا ہے جب کہ علم ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہ مثال ہمیں ایک نکتہ کی طرف توجہ دلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی درس و تدریس کے اصول کے طریق پر غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کے مطابق ایک استاد کو چاہئے کہ وہ تازہ سے تازہ علم مختلف ذرائع سے حاصل کرتا رہے اور اسے قلیل ترین وقت میں دوستوں تک پہنچائے۔ اسی طرح سیکھنے والے کو بھی چاہئے کہ وہ تازہ علم حاصل کرنے کے بعد جو اس نے استاد سے حاصل کیا ہے یا کسی اور ذریعے سے دوسروں تک پہنچائے۔ تاکہ وہ اسے اپنی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا امن سمجھوتہ کی مخالفت

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہالبروک کو سربیا اور بوسنیا دونوں ممالک کے صدور نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ڈیٹن امن معاہدہ کا احترام کریں گے اور اس پر عمل در آمد میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔

اس سے قبل امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کو یہ سخت بیان جاری کرنا پڑا تھا کہ امریکہ ڈیٹن معاہدہ کی خلاف ورزی برداشت نہیں کرے گا۔ تاہم ان کے بلغراد کے دورہ کے بعد صورت حال کنٹرول میں آتی محسوس ہو رہی ہے۔ اب سربوں نے نیٹو کے ساتھ اپنے روابط دوبارہ بحال کر لئے ہیں۔ اس سے پہلے سربوں نے نیٹو کی امن فوج کے ساتھ اپنے ہر قسم کے رابطے منقطع کر کے امن معاہدے کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔

امن معاہدہ کو خطرات اس وقت لاحق ہوئے جب بوسنیا کے فوجیوں نے آٹھ سربوں کو گرفتار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان سربوں کو جنگی جرائم کے ٹربیونل کے سامنے پیش کرنے کے لئے گرفتار کیا گیا ہے۔ تاہم بعد ازاں ان میں سے چار سربوں کو رہا کر دیا گیا جبکہ چار مزید سرب اب بھی بوسنیا کی قید میں ہیں۔ بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے بتایا ہے کہ ان پر ان سربوں کو رہا کرنے کے لئے سخت دباؤ ہے۔ لیکن انہوں نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ان کو رہا نہیں کریں گے اور پوری ہمت سے دباؤ کا مقابلہ کریں گے۔

ڈیٹن معاہدے سے سرب لوگ ناخوش تھے۔ انہوں نے قدم قدم پر اس کے نفاذ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی اور اب حالت یہ ہو گئی تھی کہ سربوں نے نیٹو سے اپنے روابط منقطع کر دیئے تھے۔ یہ ایک سنگین صورت حال تھی۔ لیکن امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہالبروک کی دھمکی کامیاب رہی۔

بوسنین انتظامیہ نے جب آٹھ سربوں کو سرائیوو کے نواح سے گرفتار کیا تو سربوں نے سخت رد عمل کا اظہار کیا اور نیٹو کی امن فوج کے ساتھ ہر قسم کا رابطہ منقطع کرنا اسی رد عمل کا نتیجہ تھا۔ روابط منقطع کرنے کا حکم سرب فوج کے کمانڈر جنرل راتکو میلاڈچ نے دیا تھا۔ خود جنرل میلاڈچ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ جنگی جرائم کے ٹربیونل کو مطلوب ہیں۔ ان پر بوسنین لوگوں کے بے دریغ قتل عام کا الزام ہے۔ اس الزام کی تائید میں بوسنیا کے مختلف علاقوں سے اجتماعی قبریں دریافت ہو رہی ہیں جہاں ہزاروں بوسنین افراد کو قتل کرنے کے بعد بڑے بڑے گڑھوں میں دفن کیا گیا تھا۔

OOO

ترکی کا بحران

ترکی کی مدر لینڈ پارٹی کے سربراہ مسعود یلمز نے کہا ہے کہ ان کا اسلامی پارٹی کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنانے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ دونوں پارٹیوں میں سنگین نظریاتی اختلافات ہیں۔

گزشتہ دنوں ترکی کی اسلامی رجحانات کی حامل رفاہ پارٹی کے سربراہ نجم الدین اربکان نے ایک بیان میں ایران کے اسلامی انقلاب کی پر زور حمایت کی تھی اور کہا کہ وہ اسلامی ممالک میں مشترکہ دینار کرنسی رائج کرنے کی حمایت کرتے ہیں۔

اس سے قبل ترکی کے صدر نے باری باری پہلے اسلامی پارٹی کو پھر حکمران پارٹی کی سربراہ نگران وزیر اعظم مسز تانسو چیلر کو اور اب مدر لینڈ پارٹی کے سربراہ مسعود یلمز کو حکومت بنانے کی پیشکش کی۔ لیکن ایک ایک کر کے ان سب نے حکومت بنانے سے معذرت کر لی ہے۔ تینوں بڑی پارٹیاں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

OOO

شاہ حسین کا دورہ سعودی عرب

اردن کے شاہ حسین خلیج کی جنگ 1991ء کے بعد پہلی بار سعودی عرب کے دورہ پر آئے ہیں۔ اردن نے خلیج کی جنگ میں عراق کی حمایت کی تھی جس کی وجہ سے سعودی عرب اور اردن کے تعلقات خراب ہو گئے تھے۔ شاہ حسین کے دورے کا مقصد دونوں ملکوں کے تعلقات کو پھر سے استوار کرنا ہے۔ تاہم اس بارے میں صورت حال زیادہ واضح نہیں ہے کہ آیا وہ شاہ فہد سے ملاقات کریں گے یا نہیں۔ شاہ فہد اپنی بیماری کے بعد مکہ میں ہیں اور اس بیماری کی وجہ سے وہ ملک کا نظام چلانے سے بھی معذور ہیں اور انہوں نے مملکت کے امور ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے سپرد کر دیئے ہیں۔ سعودی ذرائع کا خیال ہے کہ چونکہ شاہ فہد نے اپنی بیماری کے بعد سے کسی غیر ملکی شخصیت سے ملاقات نہیں کی ہے اس لئے شاید وہ شاہ حسین سے بھی ملاقات نہ کر سکیں۔ تاہم شاہ حسین نے اس ملاقات کے لئے مکہ جانے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ اس سے قبل سعودی ذرائع مصر کے صدر حسنی مبارک کی شاہ فہد سے ملاقات کا امکان بھی مسترد کر چکے ہیں۔ مصر کے صدر عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ میں آئے ہوئے تھے۔

تاہم شاہ حسین کی ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے ملاقات طے ہے۔ اردن کے تعلقات اپنے بہت سے عرب ممالک کے ساتھ خلیج کی جنگ میں خراب ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے عراق کا ساتھ دیا تھا۔ لیکن چند ماہ قبل جب عراق کے صدر صدام حسین کی فیملی کے بعض چند اہم افراد فرار ہو کر اردن آئے تھے۔ عراق اردن تعلقات خراب ہو گئے تھے۔

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری کی گزشتہ دنوں اردن میں آمد اور شاہ حسین سے ملاقات کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ، اردن اور بعض دیگر عرب ممالک کے ساتھ مل کر عراق کے صدر صدام حسین کو اقتدار سے محروم کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔

سعودی عرب نے اردن کے رویہ پر عراق کے بارے میں تبدیلی آنے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ایک عرب سفارت کار نے کہا کہ عراق کے صدر صدام کا سوال شاہ حسین اور سعودی عرب کے افسران کے درمیان بات چیت میں سر فہرست ہو گا۔

شاہ حسین اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی بہتری پر بھی بات کریں گے۔ سعودی عرب نے اسرائیل کے ساتھ اردن کے تعلقات بہتر ہونے کے عمل کی مخالفت نہیں کی تھی۔ تاہم سعودی عرب نے خود اسرائیل کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ گویا کہ خاموشی کے ساتھ اردن کے اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس سے تعلقات بہتر بنانے کے عمل کی تائید کی تھی۔

شاہ حسین نے 1994ء میں بھی عمرہ کے لئے سعودی عرب کا دورہ کیا تھا۔ لیکن اس دورے کے دوران سعودی عرب کے شاہ نے ان سے ملاقات نہیں کی تھی۔ تاکہ اردن کے ساتھ سعودی عرب کے تعلقات کی سرد مہری کو قائم رکھا جاسکے۔

OOO

الجزائر میں صحافی کا قتل

الجزائر میں ایک صحافی کو مسلم بنیاد پرست گوریلوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ صحافی الجزائر کی بڑی ورکرز یونین کے اخبار سے وابستہ تھے۔ مقتول صحافی کا نام عبداللہ بہاچک تھا۔ ان کی عمر 44 سال تھی۔ وہ انقلاب مزدور نامی اخبار سے متعلق تھے۔ یہ اخبار الجزئر کی ورکرز یونین کا ترجمان ہے۔

جون 1993ء میں الجزائر میں مسلمان بنیاد پرستوں کی پر تشدد مہم شروع ہونے کے بعد 60 صحافی ہلاک ہو چکے ہیں۔ حکومتی ذرائع ان صحافیوں کی ہلاکت کی ذمہ داری مسلم بنیاد پرستوں پر عائد کرتے ہیں۔

الجزائر میں صحافی سخت پابندیوں میں اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ خصوصاً جو معاملات سیکیورٹی کے مسائل سے متعلق ہوں۔ انتظامیہ نے ایسے معاملات کی رپورٹنگ پر سخت قیود لگا رکھی ہیں۔

نیو یارک میں قائم صحافیوں کی حفاظت کی کمیٹی کی اطلاع کے مطابق سال گزشتہ 1995ء میں الجزائر میں 24 صحافیوں کو قتل کیا گیا۔

OOO

سعودی عرب مصر مذاکرات

سعودی عرب اور مصر کے درمیان اریٹیا اور یمن کے درمیان فوجی اہمیت کے بحیرۂ احمر کے جزائر کے بارے میں مذاکرات ہوئے۔ اور اس مسئلے کو حل کرنے کی تجاویز پر غور و خوض کیا۔

مصر کے صدر حسنی مبارک اور سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ، جو آج کل سعودی عرب کے قائم مقام سربراہ ہیں، کے درمیان مکہ میں مذاکرات ہوئے۔ دونوں رہنماؤں نے خلیج کے معاملات پر بھی بات چیت کی۔ اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ میں امن کے عمل کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔

سعودی عرب اور مصر دونوں کا بارڈر بحیرۂ احمر سے ملتا ہے۔ دسمبر میں اریٹیا اور یمن کے درمیان بعض جزائر کے تنازعے پر خونی تصادم ہوا تھا۔

OOO

اخبارات سے

انٹرنیشنل نیوز کے 9- فروری 1996ء کے شمارے میں نیوز پوسٹ میں شیر علی دینا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ اسلام آباد لاہور اور کراچی کے بہت سے اداروں اور یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر عبدالسلام نوبل پرائز یافتہ کی 70 ویں سالگرہ منائی۔

جب 1967ء میں میں ساربون یونیورسٹی پیرس گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں سائنس ہال میں بو علی سینا کی تصویر آویزاں تھی (بو علی سینا کو انگریزی میں ایوے سینا (Avicenna) کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑے مسلمان سائنس دان تھے جو گیارہویں صدی میں ہوئے اور جنہیں ای۔ بی۔ براؤن ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کے استاد کے نام سے پکارتے ہیں) میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ پاکستان کے سائنس کالجز اور یونیورسٹیوں میں اور اسی طرح دیگر مسلم ممالک میں بھی ڈاکٹر سلام صاحب کی تصویر آویزاں ہونی چاہئے۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ حکومت ڈاکٹر سلام صاحب کی تصویر والا ڈاک ٹکٹ جاری کرے گی۔

ڈاکٹر سلام صاحب نے جو جدید سائنس میں کام کیا ہے اس کی وجہ سے پاکستان کو ان پر فخر کرنا

خلافت لائبریری ربوہ

چاہئے۔ بہت سے لوگوں کے لئے یہ بات دلچسپی کا باعث ہوگی کہ جب ڈاکٹر سلام صاحب نوبل پرائز وصول کرنے گئے تو آپ نے شیروانی شلوار اور پگڑی اور سلیم شاہی جوتا پہنا ہوا تھا۔

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

بقیہ صفحہ 5

ذات میں متحرک کر سکے اور دوسروں کو اس کا فائدہ پہنچے۔

بعض اوقات علم کی روانی میں اس وقت روک پیدا ہو جاتی ہے جب استاد کچھ علم اپنی ذات کے لئے محفوظ کر لیتا ہے یا پھر وہ سیکھنے والوں کو علم دینے سے غفلت اختیار کرتا ہے اور اس طرح علم کے بعض حصے کسی خاص بات کے متعلق ان تک نہیں پہنچا تاوہ یہ سوچتا ہے کہ سیکھنے والے کو غالباً پہلے ہی اس بات کا علم ہے۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات سیکھنے والا خود ہی علم کا راستہ روک لیتا ہے۔ جب وہ یہ سمجھتا ہے کسی خاص بات کے متعلق تو اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور اس طرح وہ مزید علم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ جہاں تک علم کی روانی کا تعلق ہے یہ اس صورت میں بھی روک محسوس کرتا ہے جب استاد یا جس کو علم دیا جا رہا ہے وہ ایک دوسرے کے علمی معیار کے مطابق نہیں سمجھتے۔

جب ہم بچوں کو علم سکھاتے ہیں تو ہم انہیں یہ بات محسوس نہیں کرا سکتے کہ علم کی روانی کی اہمیت کیا ہے۔ یہ بات بڑوں کو زیادہ آسانی سے سمجھائی جا سکتی ہے۔ اس لئے جب بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہو تو ہمیں خود اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ بچوں کے علم کو متحرک کیا جائے۔ ایسا صرف اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ ہم ان کے تعلیم حاصل کرنے کی فطرت کو ابھاریں۔ استاد کا یہ فرض ہے کہ انہیں یہ محسوس کروائے کہ انہوں نے کوئی خاص بات حاصل کی ہے اور جب وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ہر شخص یعنی علم سیکھنے والا مزید علم سیکھنے کی خواہش کرتا ہے اور اسی طرح وہ اپنے علم کو جسے نیا علم کہہ سکتے ہیں دوسروں تک پہنچانے کی خواہش کرتا ہے۔ سکولوں کا یہی ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ ہم بچوں کے علم کو اس طرح متحرک کر سکتے ہیں کہ وہ کچھ وقت دوسرے بچوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ جتنا زیادہ ہم سکول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اس اصول کے پیش نظر اتنا ہی زیادہ علم متحرک ہوگا۔ اور اتنا ہی زیادہ ہم علم کے معیار کو بلند کر سکیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

لاہور نے دعا کروائی اگلے روز مورخہ 28 نومبر 1995ء کو انصار اللہ پاکستان کے لان میں

دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی اس موقعہ پر مکرم مولانا سلطان محمود انور نے دعا کروائی۔ دونوں عزیزان حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے نواسا اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

مورخہ 28 دسمبر 1995ء کو خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیز مکرم حامد مقصود عاطف (مربی سلسلہ احمدیہ) کی شادی ہمراہ عزیزہ فرحت ریاض صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر سرانجام پائی۔ عزیزم کا نکاح بھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت مئی 1995ء کو انگلستان میں پڑھا تھا۔ بارات 28 دسمبر 1996ء کو کوٹلی کے لئے روانہ ہوئی رخصتی کی تقریب 29 دسمبر کو عمل میں آئی۔ دعا مکرم ڈاکٹر بشیر احمد

باقی کالم 4 پر

بقیہ صفحہ 1

باہر حلمی الشافعی پر دل کا حملہ ہوا ہے تب مجھے پتہ ملا۔ مجھے یہ بھی علم نہ ہوا کہ وہ میری ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ورنہ میں ان کو اوپر آنے اور سیڑھیاں چڑھنے سے روک دیتا۔ کیونکہ ایسے مریض کے لئے سیڑھیاں چڑھنا بے حد خطرناک ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی تقدیر تھی اس لئے اب یہ کہنے کا کیا فائدہ ہے کہ یوں ہو جاتا تو یوں ہوتا۔ ہمیں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔

اس کے بعد حضرت صاحب خود کندھا دے کر السید حلمی الشافعی کے جسد خاکی کو بیت الفضل کے باہر لائے اور تھوڑی دیر کے بعد جنازہ پڑھایا۔ یہ ساری کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن سے نشر کی گئی۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی طرف سے جاری کردہ تعزیت نامہ میں کہا گیا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کو السید حلمی الشافعی کی وفات سے گہرا صدمہ ہوا ہے۔ وہ ایک سچے ایمان دار متقی اور مجاہد تھے۔ جب سے احمدیت میں شامل ہوئے خدمت دین پر کمربستہ رہے۔ مصر اور بلاد عربیہ میں بھی دین کی خدمت کرتے رہے۔ وہ ایک مثالی احمدی تھے اور زندگی کی آخری سانس تک خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ان کی خاص خدمت انگلستان میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام میں حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ان کے ارشادات کا عربی ترجمہ کرنا تھا۔ جو ساری دنیا میں سنا اور دیکھا جاتا تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے السید حلمی الشافعی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

یہ قرارداد عربی زبان میں جاری کی گئی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ بعارضہ قلب علیل اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکمل صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب کارکن نظارت تعلیم ربوہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نعیم الدین صاحب سن رائز سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ چند دنوں سے فضل عمر ہسپتال میں بعارضہ ہارٹ اٹیک داخل ہیں۔ اس وقت انتہائی نگہداشت میں ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر ان کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ شوکت جہاں صاحبہ ایک سال سے بیمار ہیں چل بھی نہیں سکتیں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم غلام محمد بھٹی صاحب چک نمبر 106/M.I تحصیل کروڑ ضلع لیہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔

○ محترم صفدر جاوید صاحب لاہور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب لاہور کی والدہ امتہ الحفیظ صاحبہ بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ کالم 2

صاحب امیر جماعت کوٹلی نے کروائی اگلے روز مورخہ 30 دسمبر 1995ء کو انصار اللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

پہلا معرکہ - غیر متوقع نتائج

چھٹے ورلڈ کپ کے افتتاحی میچ میں جو 14 فروری کو بھارت کے شہر احمد آباد میں ہوا نیوزی لینڈ نے انگلینڈ کو 11 رنز سے ہرا دیا۔ پہلے ہی روز جو نتائج سامنے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالیہ ورلڈ کپ بھی سابقہ ورلڈ کپوں کی طرح اندازوں کے خلاف نتائج دکھائے گا۔ اب تک ماہرین نے جو اندازے لگائے تھے ان کے مطابق نیوزی لینڈ کی ٹیم کو کمزور اور ناتجربہ کار جبکہ انگلینڈ کی ٹیم کو مقابلۃً بہتر قرار دیا جا رہا تھا۔ نیوزی لینڈ نے 6 وکٹوں پر 239 رنز بنائے۔ جبکہ انگلینڈ کی ٹیم مقررہ اووروں میں نو وکٹوں کے نقصان پر 228 رنز بنا سکی۔ فی الحقیقت اس پہلے میچ میں نیوزی لینڈ کی ٹیم ہر لحاظ سے برتر رہی۔ انگلینڈ کی ٹیم کی فیلڈنگ زیادہ کمزور تھی۔ پاکستان کی ٹیم کو اس بارے میں غور کرنا چاہئے کیونکہ فیلڈنگ کا شعبہ پاکستانی ٹیم کا کمزور شعبہ رہا ہے۔ اور اب بھی جہاں بیٹنگ اور باؤلنگ کو مضبوط بتایا جاتا ہے وہاں پر مبصرین کے نزدیک پاکستانی فیلڈنگ کمزور ہے۔ اور اگر محض فیلڈنگ کی کمزوری کسی ٹیم کو شکست سے دوچار کر سکتی ہے تو انگلینڈ کا اس پہلے میچ کا حشر یاد رکھنا چاہئے۔

چھٹے ورلڈ کپ کے پہلے میچ میں پہلی سنچری بنانے کا اعزاز نیوزی لینڈ کے جواں سال کھلاڑی اوپنر ناتھن ایسٹل کے سر رہا۔ جنہوں نے 132 گیندوں میں دو چھکوں اور آٹھ چوکوں کی مدد سے 101 رنز بنائے اور مین آف دی میچ رہے۔ ناتھ ایسٹل کا کھیل ہر لحاظ سے قابل دید تھا انہوں نے بڑے اعتماد سے انگریز باؤلروں کی پٹائی کی اور وکٹ کے چاروں اطراف خوبصورت سٹروک لگائے جنہوں نے شائقین کا دل موہ لیا۔ خیال تھا کہ 239 رنز کوئی بڑا سکور نہیں کیونکہ ون ڈے مقابلوں میں 250 کو وننگ سکور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے کم سکور کرنے والی ٹیم کے سر پر خطرات منڈلاتے رہتے ہیں۔ مگر انگریز کھلاڑی خاص طور پر گریم ہک جن سے سنچری کی توقع کی جا رہی' اچھی کارکردگی کے باوجود فتح نہ دلا سکے۔ گریم ہک نے 85 رنز بنائے مگر مڈل آرڈر بیٹنگ ناکام رہی۔

اور اب دوسرے میچ کی جو راولپنڈی میں جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے درمیان ہوتا تھا تاریخ میں ایک دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اس طرح سے 16 فروری کو اب ایک دن میں دو میچ ہوں گے۔ ایک پاکستان راولپنڈی میں جنوبی افریقہ کا متحدہ عرب امارات سے اور دوسرا ویسٹ انڈیز کا زمبابوے سے حیدر آباد بھارت میں۔

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- فروری- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے امریکی لیڈروں کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان کی قیادت کیلئے میں بینظیر سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ انہوں نے نائب وزیر خارجہ رابن رافیل اور دیگر اعلیٰ امریکی حکام سے ملاقاتیں کیں۔ اپوزیشن لیڈر نے امریکیوں کو بھارت کے ایٹمی پروگرام پر اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ امریکی نائب صدر کے مشیر نے اس مسئلہ کو اٹھانے پر نواز شریف کو داد دی۔ مسٹر نواز شریف نے امریکی نائب وزیر خارجہ کے عشائیہ میں بھی شرکت کی۔ مسٹر نواز شریف نے امریکہ حکام کو بھارتی خطرے پر بریفنگ دی۔ انہوں نے امریکی اعلیٰ حکام سے کہا کہ آپ پاکستان سے غیر مساوی سلوک کرتے ہیں قائد حزب اختلاف نے قومی سلامتی کے مشیر لیون فروتھ' خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین مسٹر بنجمن گلمن اور کانگرس کے کئی اہم ارکان سے ملاقاتیں کیں۔ مسٹر گلمن نے پاکستان کے خلاف بیان نہ جاری کرنے کی یقین دہانی کرادی اور کہا کہ اب میرے سامنے پاکستان کا موقف کھل کر سامنے آگیا ہے۔ اب میں پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی روکنے کا مطالبہ نہیں کروں گا۔

○ افغان لیڈر گلبدین حکمت یار نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے اور امریکی سفیر سے ملاقاتیں کیں۔ امریکی سفیر نے خود جاکر حزب اسلامی کے سربراہ سے ملاقات کی۔ مسٹر حکمت یار نے کہا کہ افغان مسئلے میں ایرانی مداخلت تشویشناک ہے۔

○ وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا کہ اپوزیشن کی کوششوں کے باوجود حکومت مستحکم ہے اور اپنی آئینی میعاد پوری کرے گی۔ اپوزیشن کو شور شرابا اور تحریکوں کی سیاست کی راہ اپنانے کی بجائے عوام کی خدمت کے لئے حکومت سے تعاون کرنا چاہئے۔ حکومت اپوزیشن کے ساتھ تمام قومی امور پر مفاہمت کے لئے ہر وقت بات چیت کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی اپنے منشور پر عمل پیرا ہے اور ہم عوام سے کیا گیا ایک ایک وعدہ پورا کریں گے۔

○ بنگلہ دیش میں الیکشن سے ایک روز قبل صدارتی محل پر بموں کے حملے کئے گئے انتخابات سے پہلے 48 گھنٹے کی ہڑتال نے ملک کو مفلوج کر دیا رکاوٹ ڈالنے کے لئے اپوزیشن کی کوششیں جاری ہیں۔ گڑبڑ روکنے کے لئے مشین گنوں سے لیس فوجیوں نے جابجا پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ مغربی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ اپوزیشن کی ہڑتال سے خدشہ ہے کہ انتخابات میں ووٹروں کی تعداد محدود ہو کر صرف 10 فیصد تک رہ جائے گی۔

○ کراچی میں فائرنگ اور پر تشدد واقعات میں نعیم شری کا ایک ساتھی اور ایم کیو ایم حقیقی کے دو کارکن ہلاک ہو گئے۔ نعیم شری کے ساتھیوں نے ناظم آباد کے ایس ایچ او پر حملہ کیا تھا۔ مرنے والے مجو نامی شخص کے باقی ساتھی فرار ہو گئے۔ محمود آباد میں کانسٹیبل کے بھائی کو ہلاک کر دیا گیا۔ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کے ایک محلہ پر چھاپہ مار کر چار مجاہدین کو گرفتار کر لیا جن کو تھوڑی دیر کے لئے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ بھارتی فوج نے ایک بس پر بھی حملہ کیا جس سے مسافر بس میں سوار 8 سالہ کمسن لڑکا اعجاز احمد ہلاک ہو گیا۔ اس کے علاوہ مختلف واقعات میں 19- افراد شہید ہو گئے۔ 18- افراد زخمی ہوئے ایک مکان نذر آتش کر دیا گیا۔ بڈگام میں مجاہدین کے دو کمانڈر بھی شہید ہو گئے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کے معاملے کی پیش رفت کے طور پر ایم کیو ایم کے 30- اسیروں کو کراچی بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے سینیٹر آفتاب شیخ سے طویل ملاقات کی۔ اسیر کارکن عید کے بعد راولپنڈی جیل سے روانہ ہونگے۔ ایم کیو ایم کے رئیس ناظم کو قبل از عید کراچی بھجوانے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

○ الطاف گروپ کی ذیلی تنظیم "محبان" جو خلیجی ممالک میں کام کر رہی ہے کے سابق آرگنائزر محبوب گیلانی نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایم کیو ایم الطاف گروپ ملکی سالمیت کے خلاف کام کر رہا ہے۔ محبان پاکستان غیر ممالک سے الطاف گروپ کے لئے چندہ جمع کرتی ہے اور یہ رقم لندن میں الطاف حسین کو بھیج دی جاتی ہے۔

○ پاک فوج کے پانچ افسران کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے۔

○ ایک سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم واشنگٹن میں ایٹمی مسئلے پر قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے ریمارکس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان کا ہمیشہ سے یہ موقف رہا ہے کہ ایٹمی صلاحیت پر امن مقاصد کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔

○ وزیراعظم بینظیر بھٹو نے ایٹمی پالیسی پر نواز شریف کے بیان کی تعریف کرتے ہوئے اسے مدبرانہ بیان قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کے بیان کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ ایک افطار پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیری قربانی دیکر جو تحریک چلا رہے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوگی۔

○ ایم کیو ایم کے ارکان کے بیرون ملک دوروں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ سندھ میں حساس اداروں نے کراچی اور حیدر آباد سے روانہ ہونے والے مسافروں کی سخت پڑتال شروع کر دی ہے۔ بھاگنے والوں کی اکثریت اسلام آباد سکھر میرپور خاص کوئٹہ ملتان اور پشاور کا رخ کر رہی ہے۔

دہشت گردی پر قابو پانے کے لئے اور امن و امان قائم کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے ایک مرحلہ وار حکمت عملی تیار کر لی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سری لنکا میں ورلڈ کپ کے افتتاح کے بعد پاکستان بھارت اور سری لنکا کی ٹیموں کے درمیان جو خیر سگالی میچ کھیلا گیا ہے اس سے سری لنکا کی حکومت کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔

○ ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف کا طبی معائنہ کرنے والے ڈاکٹروں کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔

○ چھٹے ورلڈ کپ میں لکڑی کی وکٹوں کی بجائے فائبر گلاس کی وکٹیں نصب کی جا رہی ہیں۔ ایسی چھ وکٹیں جن میں ٹی وی کیمرہ بھی نصب ہیں پاکستان کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

○ بدھ کے روز کراچی کی سٹاک مارکیٹ میں پہلی بار ریکارڈ تیزی آئی۔ کراچی کی سٹاک مارکیٹ کی تاریخ میں کبھی ایک دن میں اتنا کاروبار نہیں ہوا۔ سودوں کی تعداد 5 کروڑ 60 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ کے ایس ای 100 انڈکس 65 پوائنٹ کے اضافے سے 1800 کی نفسیاتی حد عبور کر گئی۔ جبکہ آل شیئرز انڈکس میں 32 پوائنٹ کا اضافہ ہوا۔

○ میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانسنگ سکیم پر داخلوں کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے کالج کے پرنسپل سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ ایک طالبہ نے اس سکیم کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سکیم امیروں کے لئے شروع کی گئی ہے۔

○ تین ماہ کے اندر ادویات کی قیمتوں میں 150 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ فوج کا پہلا مقصد وطن کی حفاظت ہے۔ ہمیں اس مقصد کے حصول کے لئے کام کرنا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے کارکنوں نے کراچی اور حیدر آباد سے فرار ہونا شروع کر دیا ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون: 643

جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے
تشریف لائیں
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
نیز سیل بھی جاری ہے موقع سے فائدہ اٹھائیں

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید
مشہور دواخانہ

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

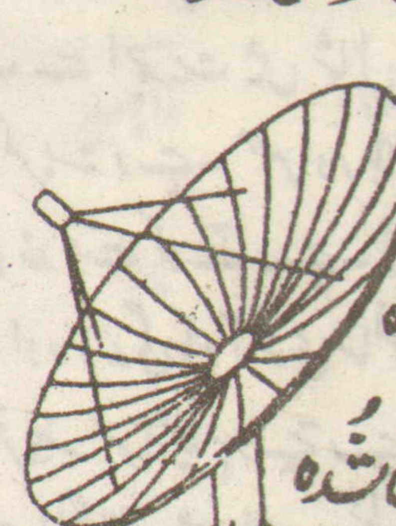

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534